جناب جسٹس ایس۔ اے۔ رحمٰن

مغرب کی کمندیں

مغرب کی کمندیں لمبی ہیں، مشرق کی امنگیں نورس ہیں
کچھ دام کے حلقے رنگیں ہیں، کچھ طائر دُور نشیمن سے
ہو خیر جوانِ سادہ کی، یوں ماضی سے بیزار ہوا
اجداد کا ورثہ گویا اک دھبا تھا، مٹایا دامن سے
نقّالی میں مشاق ہوئی، بیدرد غلامی لے آئی
اندازِ تفکر لینن سے، گفتار کا نشتر لندن سے
وہ آندھی آزادی کی چلی، سب ٹیلے میداں ایک ہوئے
آداب، سماج اور مذہب، سب پھندے تھے، اتارے گردن سے
عریانی دورِ ترقی میں تقدیرِ ادب بن جاتی ہے
فن کاری چمکاتی ہے اسے کچھ حرص و ہوا کے روغن سے
بنیاد جو الامکھی پر رکھی تھی مری، معماروں نے
شعلے یہ لپک کر کہتے ہیں، افرنگ کے رنگیں گلشن سے
پوشیدہ بطنِ زمانہ میں کچھ دن اور راتیں اور بھی ہیں
اس رمز کو سمجھے ہیں زرواں آفاق کے دل کی دھڑکن سے